سُنن اور نوافل کا بیان

پانچ وقتی نماز کی سنّتیں نہ پڑھنا جُرم ہے

سوال :- پانچوں نمازوں کی سنّتیں نہ پڑھنے سے پکڑ ہے یا نہیں؟

جواب :- حدیث میں آیا ہے کہ سنّتیں اور نوافل فرضوں کی کمی پورا کرنے کی خاطر مقرر ہوئے ہیں۔ چنانچہ مشکوٰۃ باب التطوع فصل ۲ میں حدیث ہے۔ اور ظاہر ہے کہ فرض ہم سے کما حقہٗ ادا نہیں ہوتے۔ اگر ظاہری قصور نہ ہو تو پورا خشوع مشکل ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ سنّتیں نہ پڑھنے والا گرفت میں آجائے۔

عبداللہ امرتسری روپڑ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ

جمع کی صورت میں سنّتوں کا مسئلہ

سوال :- بارش میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کی جائے تو شام کی سنّتیں پڑھنی چاہئیں یا نہیں۔

سائل مولوی محمد فاضل چک اگو ضلع گوجرانوالہ

جواب :- بارش کی وجہ سے جمع جائز ہے۔ نیل الاوطار میں اس پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ بھی جمع کر لیتے تھے جو سنّت کے بڑے متبع تھے۔ جہاں شرعاً جمع کرنے کی اجازت ہو وہاں سنّتیں معاف ہیں چنانچہ ابن عباسؓ کی حدیث جس میں مدینہ میں جمع کرنے کا ذکر ہے سنّتیں نہیں پڑھیں۔ صرف آٹھ رکعتیں ظہر عصر کی پڑھی ہیں۔ اور سات رکعتیں مغرب عشاء کی پڑھی ہیں۔ اور اسی حدیث سے بارش میں جمع کرنے کا استدلال کیا جاتا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۳ء

فجر کی سنّتوں کے بعد لیٹنا

سوال :- زید کہتا ہے کہ فجر کی سنّتیں مسجد میں پڑھ کر لیٹنا سخت منع ہے۔ ہاں گھر میں پڑھے اور گھر میں

میں فجر کی سنتیں پڑھے تو لیٹ سکتا ہے۔ مسجد میں سنت پڑھ کر لیٹنا اس پر کوئی دلیل نہیں۔ اگر ہے تو مسجد کا لفظ دکھلاؤ۔ آں حضرت نے مسجد میں سنتیں پڑھی ہوں اور لیٹے ہوں۔ عمرو کہتا ہے کہ سنت پڑھنے والا جہاں کہیں بھی ہو لیٹ سکتا ہے اگرچہ جنگل میں سنت پڑھے۔ کیونکہ حدیث میں عام ہے جو سنت فجر پڑھے وہ لیٹ جائے۔

جواب:۔ اُصول کا قاعدہ ہے العبرة لعموم اللفظ لا بخصوص السبب۔ یعنی عموم لفظ کا اعتبار ہوتا ہے نہ خاص سبب کا۔ یہی وجہ ہے کہ حکم شانِ نزول پر بند نہیں ہوتا بلکہ جیسے عام الفاظ ہوتے ہیں۔ اسی طرح حکم عام ہوتا ہے۔ مثلاً آیت کریمہ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ الایة (صدقات ان فقیروں کے لئے ہیں جو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں رُکے ہوئے ہیں) اصحاب صفہ کے حق میں اُتری ہے مگر حکم اس کا عام ہے اور لیٹنے کی حدیث میں تو خاص سبب بھی نہیں۔ یہاں تو بطریق اولیٰ عموم لینا پڑے گا۔ پس ہر جگہ لیٹنا ثابت ہو گیا۔

اس کے علاوہ اور سنئے۔ خطبہ میں کوئی آئے تو اس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ دو رکعت پڑھے۔

دوسری روایت میں ہے کہ ایک سائل کو آپ نے فرمایا کہ دو رکعت پڑھ۔ حنفیہ اس روایت کو لے کر کہتے ہیں کہ یہ سائل کے لئے خاص تھا جس سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ لوگ اس کے حال کو دیکھ کر رحم کھائیں۔ گویا حنفیہ کا مطلب یہ ہے کہ ایسی ضرورت کے موقع پر دو رکعت پڑھی جا سکتی ہیں۔ عام حکم نہیں۔ اہل حدیث اس حکم کو عام کرنے کے لئے وہی عام الفاظ پیش کرتے ہیں کہ جب کوئی خطبہ میں آئے تو دو رکعت ہلکی پڑھے کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہے اور یہ قاعدہ حنفیہ کے ہاں بھی مسلم ہے۔ ٹھیک اسی طرح لیٹنے کی حدیث کو سمجھ لینا چاہیے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۲ شوال ۱۳۵۸ھ ۲۴ نومبر ۱۹۳۹ء

عشاء سے پہلے چار رکعت

سوال:۔ زید کہتا ہے عشاء سے پہلے سنت کی نیت سے چار رکعت پڑھنی ہرگز جائز نہیں۔ عمرو کہتا ہے جائز ہے۔ اور بعض کتب سے جائز ثابت ہوتی ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشاء سے پہلے چار رکعت پڑھے گویا اُس نے تہجد پڑھی۔ اور جو کوئی پڑھتا ہے چار رکعت بعد عشاء کے گویا پڑھی اُس نے چار رکعتیں لیلۃ القدر میں۔ رواہ سعید بن منصور مظاہر حق جلد اصفحہ ۳۰۴ و برہان شرح مواہب الرحمٰن یاد آتا ہے کہ مسک الختام میں نواب صاحب مرحوم بھی چار رکعت عشاء سے پہلے کی دلیل لاتے ہیں۔

جواب:۔ میں نے سعید بن منصور کی حدیث کی بنا پر اپنے رسالہ تعلیم الصلوٰۃ میں چار رکعت عشاء

سے پہلے پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ حدیث کی صحت وضعف کی تحقیق نہیں۔ اس حالت میں فضائل و اعمال کا لحاظ رکھتے ہوئے کوئی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر نفل کی نیت سے پڑھے نہ کہ سنت موکدہ کے طور پر۔

عبداللہ امرتسری روپڑ

۱۲ شوال ۱۳۵۸ھ ۔ ۲۴ نومبر ۱۹۳۹ء

سہو کا بیان

ایک سجدہ رہ جانے پر سہو کی صورت

سوال:۔ اگر ایک رکعت میں بجائے دو سجدوں کے صرف ایک سجدہ ہو جائے اور ایک رہ جائے تو کیا سجدہ سہو لازم آئے گا۔ یا رکعت کا اعادہ لازم ہوگا ۔ ؟

محمد فیروز دین موضع چاہر ضلع سیالکوٹ

جواب:۔ دو سجدوں میں اگر ایک سجدہ رہ جائے تو جس رکعت میں سجدہ رہا ہے وہیں سے نماز شروع کرے جس کی صورت یہ ہے کہ ایک سجدہ پہلے ہو چکا ہے۔ ایک اور سجدہ کرکے اس کے بعد کی رکعتیں پڑھ لے۔ پھر اخیر میں التحیات کے بعد سلام سے پہلے یا بعد سجدہ سہو کرے۔ کیونکہ دونوں سجدے رکن ہیں۔ ایک کے چھوٹنے سے نماز نہیں ہوتی۔

عبداللہ امرتسری روپڑ

۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء

سہو کے وقت مقتدی کا اللہ اکبر کہنا

سوال:۔ امام قرأت بھول جائے تو کیا رکوع میں جانے کے لئے مقتدی اللہ اکبر کہہ سکتا ہے۔

جواب:۔ امام اگر قرأت بھول جائے تو اس کو رکوع جانے کے لئے اللہ اکبر کہنا ثابت نہیں۔ خواہ امام متشابہ اپنے آپ نکال سکے یا نہ نکال سکے۔ ہاں امام کو اپنے آپ چاہیئے کہ اگر اس سے متشابہ نہ نکلے تو رکوع کو چلا جائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فجر کی نماز میں سورۃ مومنون پڑھی۔ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام